Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part II Hons paper 4th(2019-20)
Book:-Urdu ki Do Masnaviyan
Topic:-Sheikh Ghulam Yahya ki Masnavi

Scanned with CamScanner

شیخ غلام یحییٰ حضور

بقول شورش[1] شیخ غلام یحییٰ نام حضور تخلص اور وطن عظیم آباد تھا۔ مبتلانے
"... از عزہ عظیم آباد است"[2] لکھا ہے اور علی ابراہیم نے اعزہ عظیم آباد کے علاوہ
یگانہ عالم درد اد است"[3] کا بھی اضافہ کیا ہے عشقی ان کے متعلق لکھتا ہے: "مردے
بل وقابل دوست، از ریختہ گویان شہر عظیم آباد است۔ طبعش بشیوۂ خلق و آشنا پرستی
الک و چسپت، مزاجش در حضور و غیبت با جمیع اخلاص کیشاں درست"[4]۔ مبتلا
کہنا ہے کہ صرف و نحو میں بھی مہارت رکھتے تھے علی ابراہیم خان نے لکھا ہے کہ یہ
لم انھوں نے اپنے چچا مولوی محمد باقر سے حاصل کیا تھا۔ بقول عشقی "... گاہ گاہ بقدر
تعداد بعض تاریخ نیز میل نمود"[5] تذکرہ شورش نسخہ جونپور ان کے متعلق درج ہے۔
طبابت شاگرد میر علی اسمٰعیل متمند نور مرقدہ در فن شعر شاگرد میر باقر حزیں"[6] عشقی بھی

سکتا ہے۔ از تلامذہ میر باقر علی حزیں و ظہور [7] لیکن علی ابراہیم خاں لکھتے ہیں۔

"..... خود را بشاگردی کسے نداده [8]" صاحب تذکرۃ الصالحین لکھتے ہیں... مذہب آپ کا حنفی و مشرب چشتیہ آپ کا شمار عظیم آباد پٹنہ کے مشائخوں میں تھا آپ کے مریدان و معتقدان بہ کثرت تھے تاریخ وفات ہفتم جمادی الثانی وقت نماز جمعہ سنہ ۱۲۰۶ھ ہے [9]"

دیوان حضور کے صرف ایک قلمی نسخہ کا اب تک پتا چلا ہے اور وہ خانقاہ عمادیہ منگل تالاب پٹنہ سٹی میں موجود ہے۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد نے اسے طویل مقدمہ و حواشی کے ساتھ ایڈٹ کیا ہے جو ۱۹۷۱ء میں بہار اردو اکادمی کے مالی تعاون سے عبرتی آرٹ پریس دہلی سے شائع ہوا ہے۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد دیوان حضور صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں۔

"دیوان حضور کے صرف ایک نسخے کا اب تک پتا چلا ہے اور وہ بھی دیوان کا انتخاب ہے"

ممکن ہے کہ انتخاب ہو لیکن تذکرہ شورش نسخہ جونپور میں حضور کے متعلق یہ بھی درج ہے "..... اما باعث کاروبار دنیاوی فکر شعر گاہ گاہ می نماید [10]" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے اشعار کی تعداد زیادہ نہیں ہوگی۔

حضور کے دیوان میں ۴۳، اشعار کی ایک مثنوی بعنوان "مثنوی در تعریف درگاہ شاہ ارزاں" ہے بقول سیّد عزیز الدین احمد بلخی راز عظیم آبادی یہ مثنوی حضور نے تقریباً سنہ ۱۱۹۰ء میں لکھی تھی۔ اس مثنوی کے مطالعہ سے حضرت دیوان شاہ ارزاں قدس سرہ سے حضور کی گہری عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔

خدا اگر مری آنکھوں کو دیوے بینائی　　تو کیجے عالمِ کثرت میں سیرِ یکتائی

گلِ ظہور سے اس کے ہیں یہ جہاں گلزار　　جو چشم ہووے تو ٹک دیکھیے یہ باغ و بہار

بندھی ہے کیا ہی تہِ آسماں یہ صورتِ دہر　　بسے ہیں صفحۂ روئے زمیں پہ کیا کیا شہر

خصوص ہند میں دہلی جو ہے وہ شاہ نشیں　　عجب یہ شہر ہے دنیا میں رشکِ خلدِ بریں

صفت میں کیا کروں اس کی کہ جانتے ہیں تمام　　جہاں تلک زمانے میں بھی خواص و عوام

جو دیکھا ہو نہیں سکتا کچھ اس کا وصف رقم　　تو پھیرتا ہوں ادھر سے میں اب عنانِ قلم

سواد جس کے سے ہے چشمِ خلق نورانی　　نہ پہنچے گرد کو واں سرمۂ صفاہانی

جو لوگ بولتے ہیں صوبۂ بہار ہے یہ　　بکسر بے غلط العام ہے بَہار ہے یہ

جو کچھ خزاں میں ہے اس سرزمیں پہ شادابی　　سو کہیں بہار میں نہیں اس بہار پہ سبزی

Scanned with CamScanner